قضاوترکی ادائیگی کاطریقہ

مجیب: مولانامحمدشفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3503

تاریخ اجراء: 12رجب المرجب1446ھ/13جنوری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کے ذمہ بہت ساری قضا نمازیں ہوں اور وہ ان کو تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کر رہا ہے، تو کیا عشاء کے وتر کی تین رکعت نماز جس طرح پڑھنے کا طریقہ ہے، ویسے ہی پڑھنے سے وتر ادا ہوں گے یا پھر تین رکعت پڑھنے کے بعد پھر ایک رکعت ملا کر چار رکعت پڑھنا ضروری ہے؟ براہ کرم میری رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نماز کی قضا اسی طریقے اورانداز پر کی جاتی ہے، جس پر اسے وقت کے اندر ادا کیا جاتا ہے، لہذا وتروں کی قضا میں بھی ادا کی طرح تین رکعتیں ہی پڑھنی ہوتی ہیں نہ کہ چار اور جس طرح ادا میں دعائے قنوت پڑھنی ہوتی ہے اسی طرح قضا میں بھی دعائے قنوت پڑھنی ہوتی ہے۔ المستدرک للحاکم میں ہے "عن عائشة، قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوتر بثلاث لا يسلم إلا في آخرهن" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور سلام صرف آخر میں پھیرتے۔ (المستدرک للحاکم، جلد1، صفحہ447، حدیث1140، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں ہے "روي عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «أوتروا يا أهل القرآن فمن لم يوتر فليس منا» ومطلق الأمر للوجوب، وكذا التوعد على الترك دليل الوجوب، وروى أبو بكر أحمد بن علي الرازي بإسناده عن أبي سليمان ابن أبي بردة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: «الوتر حق واجب فمن لم يوتر فليس منا» وهذا نص في الباب، وعن الحسن البصري أنه قال: أجمع المسلمون على أن الوتر حق واجب... قال أصحابنا: الوتر ثلاث ركعات بتسليمة واحدة في الأوقات كلها" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قران وتر پڑھو جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں اور مطلق امر وجوب کے لیے آتا ہے۔(لہذا یہاں حضور کے فرمان وتر پڑھو سے وجوب ثابت ہوتا ہے)اسی طرح وتر کے چھوڑنے پر وعید کا منقول ہونا وجوب کی دلیل ہے، روایت کی ابو بکر احمد بن علی رازی نے اپنی سند کے ساتھ ابو سلیمان بن ابو بردہ سے وہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ و السلام نے فرمایا وتر حق واجب ہے جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ یہ اس مسئلے میں نص ہے اور حضرت حسن بصری سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وتر حق واجب ہے۔ ہمارے علماء کرام نے فرمایا ہمیشہ وتر کی ایک ہی سلام کے ساتھ تین رکعات ہیں۔(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، ج01، ص271، دار الكتب العلميه بيروت)

مبسوط سرخسی میں ہے"أن القضاء بصفة الأداء"ترجمہ: قضاء، ادا کی طرح ہی ہوتی ہے۔(المبسوط للسرخسی، ج2، ص124، دار المعرفة، بيروت)

درر شرح غرر میں ہے"إذا فاتت العشاء والوتر ولم يبق من وقت الفجر إلا ما يسع خمس ركعات يقضي الوتر ويؤدي الفجر عند أبي حنيفة"ترجمہ: جب عشا اور وتر فوت ہو جائیں اور فجر کے وقت میں سے صرف پانچ رکعات کی مقدار برابر وقت باقی ہو تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے نزدیک وتر قضا کرے گا اور فجر ادا کرے گا۔(درر الحكام شرح غرر الاحكام، باب قضاء الفوائت، ج01، ص126، دار احياء الكتب العربية، بيروت)

اللباب فی شرح الکتاب میں ہے"ويقنت في الثالثة قبل الركوع في جميع السنة أداء وقضاء"ترجمہ: وتر کی ادائیگی میں پورا سال تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھے، چاہے وتر ادا پڑھ رہا ہو یا قضا۔(اللباب فی شرح الکتاب، ج1، ص76، المكتبة العلمية، بيروت)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net